مہذب بونکی تعجب ناک حالت

اور سنی وہابی کی تحقیق

تعجب ہے کہ باوجودیکہ آزاد ایسان جناب سید احمد خانصاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ اپنی تحریروں میں اپنے تئیں بیلاگ اور بیپروا ہونیکے مدعی ہیں۔ پھر ہماری اس لفظ کے استعمال سے اسقدر آشفتہ ہوگئے کہ باوجود عادت مسامحت و عدم تعرض ہمارے جو ہمیشہ سے ہمکو اسکے بدلہ قصاص میں لفظ وہابی وغیرہ مقلد وغیرہ مکروہ الفاظ مخاطب فرمائی ہیں

تعجب پر تعجب کہ خود بدولت اپنی الفاظ یا اضافات سے موصوف ہیں بڑے زور و شور سے پیارا وہابی ہونا مشتہر کر چکے ہیں۔ اور غیر مقلدی میں اعلیٰ درجہ کا امتحان پاس کئے ہوئے ہیں پھر ہمارے متعارف میں اس سے معنی نکالکر کرتے ہیں ہم ان الفاظ کا استعمال اپنی نسبت برا نہ سمجھتے۔ اگر ہم واقعی ان الفاظ کے ان

† آپنے پرچہ اول تہذیب الاخلاق بابت ۱۵ دسمبر ۱۸۷۰ء زیر عنوان (مسلمانوں کی افسوسناک حالت) رقم فرمایا ہے کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ہوری ہر مہینہ ایک رسالہ نکالتے ہیں جسکا نام اشاعۃ السنہ ہے یہ رسالہ دراصل انہوں نے اپنے چھوٹے بھائیوں کی خدمتگزاری کے لئے نکالا تھا۔ یعنے اس زمانہ میں جنکو لوگ وہابی کہتے ہیں دو فرقوں میں منقسم ہوگئے ہیں ایک وہابی مقلد دوسرے وہابی غیر مذہب یا غیر مقلد جو نہ تین موصوف باہل بدعت کا نام ہے موسوم ہونا پسند کرتے ہیں۔ یہ لوگ جو بدعتی کہلاتے ہیں پہلے فرقہ کو چھوٹے بھائی اور دوسرے فرقہ کو بڑے بھائی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ **حاشیہ**

‡ آپ کا وہابی ہونا مولوی اگبرنیری وارد و اخبار آفتاب انگلستان و ہندوستان سے ظاہر و عیان ہے اور خصوصاً آپکے رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب سے ایسا ثابت ہے کہ مستغنی از بیان ہے آپ اس رسالہ میں بصفحہ ۲۷ و ۹۹ و ۱۰۱ وہابیوں کو اپنا ہم مذہب بناتے ہیں اور صفحہ ۱۱ میں وہابی نجو کو موجب نازش فرماتے ہیں۔ وہ رسالہ تائید و حمایت مذہب وہابی میں ایک بیباک ہے جو گونا گون موجبین مارتا ہے۔ اور ہر ایک موجب میں جواہر آبدار انصاف حاصل ہوا پڑتا ہے۔ اسکے چند فقرات و بعض مضامین کی فہرست اسی پرچہ کے پانچویں حاشیہ میں آجائیگی۔ ناظرین و شائقین اصل رسالہ کو جو سید احمد خانصاحب کے پاس معرض بیع میں موجود ہے خریدیں اور تو اہی حظ پاویں **حاشیہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

معنی کر جو لوگونکے خیال مین ہین) مصداق ہوتے -

انصاف یا تہذیب کا اسمین قانون یہ ہے کہ مذہب یا اخلاق کے راہ سے جس لفظ کو کوئی اپنی نسبت استعمال کرے یا اسکو جائز رکھے اسی لفظ سے وہ مخاطب کیا جاوے اور جس لفظ کا اطلاق کوئی مکروہ سمجھے (گو واقع مین یا بزعم خصم وہ اسکا محل و مصداق کیون نہو) اس سے وہ مخاطب نکیا جاوے (اے اہل تہذیب) انصاف سے کہو اگر ہم ہندو یا عیسائی یا یہودی کو (جو ہمارے نزدیک کفار ہین) بلفظ کافر مخاطب کرین یا شیعہ کو رافضی کر پکارین تو وہ ہمارے اس لفظ کو پسند کرینگے ؟ اور ہمکو وہ مہذب خیال کرینگے -؟

ہمنے آپکی نسبت اس لفظ کے استعمال کرنے مین اس قانون کا خلاف نہین کیا - (یعنی لفظ نیچری ۱۲) آپکو اسکا مدعی پایا اور استعمال کرتے دیکھا تو اس لفظ کو ہمنے آپکے خطاب مین ذکر کیا - اور آپ نے اسکا خلاف کیا کہ ہمکو ان الفاظ کے استعمال کو برا سمجھنے والے جانکر پہر ہمکو انسے مخاطب کیا

ان الفاظ سے لفظ غیر مقلد کے استعمال کو پسند نکرنے کے وجہ تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد دوم مین بیان کر چکے ہین لفظ وہابی کے استعمال کو پسند نکرنیکی وجہ یہان بیان کرتے ہین ہم لوگ کسی وجہ سے اس لفظ کے استعمال کا محل نہین ہین اگر اسمین وہاب کیطرف نسبت ہے تو سبھی† لوگ جو وجود یا وحدانیت یا

† اسی نظر سے سید احمد خانصاحب نے رسالہ جواب ہنٹر کے ۱۴ صفحہ مین کہا ہے لیکن ہمتو عام مسلمانون اور وہابیون مین کچھ تفرقہ نہین پاتے اور یہ کچھ ضرور نہین کہ وہابی وہی ہے جو صرف عبدالوہاب کا مقلد ہے نہین حنفی مالکی یا اہل اسلام کے دوسرے فرقہ کا آدمی بھی وہابی ہو سکتا ہے اور جہانتک ان اطراف و بلاد مین ہمکو وہابیونکے دیکھنے کا اتفاق ہوا - جب کسی وہابی سے پوچھو کہ تم کس فرقہ مین ہو ہمیشہ وہ اپنی تئین اہلسنت والجماعت ظاہر کرتا ہے وہابی وہ ہے جو خالص خدا کے عبادت کرتا ہو اور موحد ہو اور اسکا اسلام ہو اے نفسانی اور بدعت کی آمیزش سے پاک ہو" - حاشیہ

یا اطاعت یا عبادت خدا کے قائل ہین (خواہ وہ کسی مذہب یا ملت سے ہون) وہابی کہلانے کا استحقاق رکھتے ہین۔ اور اگر یہ **محمد بن عبدالوہاب** عالم نجد کیطرف نسبت ہے تو ہمکو اس سے کچھ علاقہ نہین ہے نہ ہمنے اسکو دیکھا نہ اسکی کتاب سے اپنا عمل و اعتقاد

جو سید احمد خانصاحب نے رسالہ جواب ہنٹر صاحب کے صفحہ ۱۴ مین کہا ہے۔ اس زمانہ سے عبدالوہاب کے پیرو بجائے اہلحدیث کے وہابی کہلانے لگے " اس سے وہ لوگ مراد ہین جو خصوصاً نجد یا عموماً عرب مین محمد بن عبدالوہاب کے معتقد و ملنے والے تھے چنانچہ سیاق و سباق عبارت انہین کے ذکر پر مشتمل ہے

موحدین ملک ہند مین ہمنے اپنے بیس برس کے مشاہدہ و تجربہ مین کوئی محمد بن عبدالوہاب کا معتقد یا مرید یا شاگرد نہ دیکھا اور اسکی پیروی کا مدعی نہ سنا۔ ان لوگونکے پیشوا و مقتدا نے آنحضرت ہین (صلی اللہ علیہ وسلم) اور انکی کتب مذہب خیر پر عمل کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین قرآن مجید و کتب حدیث ہین بس " **حاشیہ**

حاصل کیا نہ اسکا کلمہ پڑھتے ہین۔ نہ اسکو اپنا امام جانتے ہین۔

یہ تو بلحاظ معنی لغوی کے اس لفظ کے استعمال سے انکار کی وجہ ہے۔ اب معنی عرفی کے لحاظ سے اسکے استعمال کی وجہ ممانعت بیان کیجاتی ہے

عرف عام مین یہ لفظ دو معنی سے مستعمل ہے۔ ایک بمعنی منکر شفاعت و معجزات و کرامت۔

دوسرے بمعنی مخالف و باغی گورنمنٹ اور ان دونو معنی کر اہلحدیث وہابی نہین ہین۔ بلکہ ان معنی کر وہابی ہونیکو وہ سخت جرم و گناہ سمجھتے ہین اسلئے وہ اس لفظ کا استعمال اپنی نسبت پسند نہین کرتے۔

معنی اول کے راہ سے وہابی ہونے کو جرم سمجھنا تو انکی جملہ کتب حدیث سے جنمین شفاعت کا اقرار ہے اور معجزہ انبیاء و کرامت اولیاء کا اثبات موجود ہے

ایسا ہی معنی ثانی کی راہ سے وہابی ہونیکو جرم سمجھنا انکی زبان و قلم مین جاری رہتا ہے۔

مین اپنی مجالس وعظ و درس مین ہمیشہ اس مسئلہ کو بیان کرتا ہون - اور اسباب مین ایک رسالہ مستقل

اقتصاد فی مسائل الجہاد نیز لکھہ چکا ہون یہ وہ رسالہ ہے جسکو مینے شروع ۷۶ء مین تصنیف کیا پہر ایک سفر طویل کرکے علماء ہندوستان کے سامنے پیش کیا - اور انکو اپنی خیال سے متفق کیا

آپکے پاس بھی بمقام بنارس مین وہ رسالہ لیکر پہنچا تہا - مگر آپکو اسطرف متوجہ نپایا - آپنے اسکے اور اُسکے غایۃ و مقصود کے نسبت یہ کلمہ فرمایا کہ "مین اسمین رائے نہین دینے کا"

یہ رسالہ اصل مضمون مین تو آپکے اس رسالہ کے برابر ہے جو آپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کے جواب مین تصنیف کیا ہے اور بحث و تفصیل دلائل مین اس سے چہار چند بڑھکر

حاصل مضمون اس رسالہ کا یہی ہے کہ ہم لوگون رعایا گورنمنٹ انگلشیہ کو جو گورنمنٹ کے عہد و امن مین ہین اور اُنکی طرف سے شعار دین کے اداے کرنے مین خود مختار و آزاد ہین اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا جائز نہین ہے اور جن اصول پر جہاد کی بنیاد ہے اور وہ شروط جہاد کے ہین وہ یہان متحقق نہین ہین

مین اس رسالہ کو چہپوا کر اسوقت مشتہر کرونگا جبکہ ناظرین و حکام منصفین کی اسطرف پوری توجہ یا ترغیب یا اجازت پاؤنگا - ہر چند آپنے کمال دلسوزی و کرمجوشی سے وہ کام جو اس رسالہ کی تشہیر سے مدنظر ہے پورا کر دیا ہے اور رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر

۴ اس رسالہ مین آپ نے عجیب گوہر افشانی کی ہے - اور انصاف و وہابیت کی پوری داد دی ہے اسکے بعض فقرات کی بعینہا تفصیل اور بعض مضامین کے بطور فہرست مجمل نقل اسمقام مین وارد کرتا ہون طالبین و شایقین تفصیل اصل رسالہ کو خرید کر ملاحظہ مین لاوین - ہر ایک موحد کے لئے مین اس رسالہ کا پاس رکھنا ضروری سمجہتا ہون اور اسکو بمنزلہ ایک عمدہ سارٹیفکٹ کے خیال کرتا ہون -

مضمون	صفحہ	
میری دانست مین تمام دنیا کے باشندون نے شائد وہابیت کے اصلی معنی کو بہت ہی کم سمجہا ہے اور اسکی اصلیت کو اسطرح پر بیان کرنا کہ وہ عوام کی سمجہہ مین آجاوے نہایت مشکل ہے میری دانست مین جو نسبت پراٹسٹنٹ والا کو رومن کیتھلک کے ساتھ ہے وہی نسبت ایک وہابی		

(۱۹۵)

کو اسلام کے اور فرقونکے ساتھ ہے ۷

بہرکیف یہ ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اس اصلی مطلب کو بدل دیا ہے اور اس زمانہ کے وہابیون کی نسبت یہ بیان کیا ہے کہ انکو انگریزون پر فتحیاب ہونیکے لئے اس زمانہ مین ایک امام کے پیدا ہونیکی توقع ہے چھٹے مسئلہ مین بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے کچھ تصرف کیا ہے حالانکہ اگر وہ یہ الفاظ اور زیادہ کر دیتے کہ بشرطیکہ جو مسلمان جہاد کرنا چاہین وہ ان کافرونکی رعایا نہون جن پر جہاد کیا چاہتے ہون اور امن وامان کے ساتھہ نرہتے ہون اور اُنکے حق مین کسی طرحکا تشدد کیا جاتا ہو اور اُنہون نے اپنا اسباب اور بال بچے ایسے کافرون کی حفاظت مین نہ چھوڑے ہون اور انکے اور اُن کافرون کے درمیان کسی قسم کا عہد و پیمان نہو اور مسلمانون کو اپنی طاقت پر فتحیابی کا بھروسا ہو تو جو معنے انہون نے اس مسئلہ کے بیان کئے ہین وہ صحیح ہوتے لیکن چونکہ انکا دلی مقصد یہ ہے کہ وہ وہابیونکے مسئلونکو اسطرح پر بیان کرین جس سے نہایت سختی ظاہر ہو اسوجہ سے انہون نے دانشمندی کے ساتھہ ان سب کا بیان فروگذاشت کر دیا ہے

۹ سے ۱۰ تک

(۱۱) سے (۱۴) تک

معنی وہابیت کی اصلیت اور وہابیان عرب کی تاریخ

(۱۵)

تمام وہابیون کو علی العموم جہادی کہنا بالفعل غلطی ہے

(۱۹)

ہندوستان کے وہابیون کی تاریخ اور انکا زمانہ کی نظر سے پانچ قسم پر ہونا

پہلے زمانہ کے حالات جنکا حاصل یہ ہے کہ سید احمد صاحب مرحوم و مولوی اسمعیل صاحب نے انگریزون سے جہاد کرنیکا ارادہ نہین کیا اور مولوی اسمعیل صاحب نے کلکتہ مین برملا مجلس وعظ مین کہا کہ ہمکو انگریزون سے جہاد کرنا جائز نہین اور گورنمنٹ انگلشیہ نے نکی کارروائیون سے تعرض نہین کیا بلکہ اعانت و محافظت کی

۲۰ سے ۲۲ تک

لعنت و ملامت کرنا

پانچوین زمانہ کے (جسکو کاتب نے غلطی سے چوتھا زمانہ لکھدیا ہے) حالات

اسکو آپنے اس عنوان سے شروع کیا ہے زمانہ حال مین بھی میرے ان ہم مذہبون کے نسبت

جو اب ہندوستان مین رہتے ہین کسی قسم کی بدگمانی کی کوئی وجہ نہین -

اسکے بعد یہ بات ثابت کی ہی کہ مولوی ولایت علی و مولوی عنائت علی روسا پٹنہ نے بھی

۲۷ سے ۳۴ تک اس گورنمنٹ سے جہاد کا ارادہ نہین کیا

وہابی وہ ہے جو خالصہ خدا کی عبادت کرتا ہو اور موحد ہو اور اسکا اسلام ہوای نفسانی

اور بدعت کی آمیزش سے پاک ہو - اسکو یہ کہنا کہ وہ ہمیشہ درپردہ تخریب سلطنت کی فکر مین

رہتا ہی اور چپکے چپکے تدبیرین کیا کرتا ہے اور غدر اور بغاوت کی منادی پیٹتا ہی محض

تہمت ہے - ہم اسوقت بہت ایسے آدمیونکا نشان دے سکتے ہین جو سرکار کے

ملازم ہین اور ملازم بھی ایسے کہ اُن سے زیادہ سرکار کا خیرخواہ اور معتمد کوئی نہین اور

باانیہمہ وہ اپنی تئین کہلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر انکو ایک طرحکا ناز

ہے اور کچھہ یہ نہین کہ سرکار نے بے سوچے سمجھے انکو معتمد علیہ گردان رکھا ہی - زمان غدر

مین جبکہ آتش فتنہ ہر طرف مشتعل تھی انکی وفاداری کا سونا اچھی طرح تایا گیا ہی اور وے

۱۱۴ خیرخواہی سرکار مین ثابت قدم رہی

۱۱۵ **ناقل کہتا ہی** اسمضمون کے مصداق آپ ہین یا ہندوستان مین آپکے زمرہ احباب جو بڑے بڑے

عہدونپر مامور ہین باوجودیکہ اسی وہابیت سے مشہور ہین ۱۲ **حاشیہ**

اور اخبارات مین اس کے مضمون کو خوب ظاہر

کیا اور فرقہ متہم بوہابیت بلکہ تمام مسلمانون کو

تہمت مخالفت گورنمنٹ سے بری کر دیا اور فرقہ

موحدین بلکہ تمام مسلمانون پر اس احسان کا

بوجہ رکھا - جزاک اللہ عنا و عن سائر المسلمین

احسن الجزاء - ولیکن بعض اضلاع مین جہان

آپکے تصانیف نہین پہنچی یہ امر ہنوز مخفی

ہے اسلئی بنظر اعلام عام اس رسالہ کے

(191)

تشہیر کو زخاطر فاتر ہے خدا نے چاہا تو کبھی موقع اُسکے اظہار کا آجائیگا

بالجملہ لحاظ وجوہ مذکورہ استعمال لفظ وہابی کو ہم پسند نہین کرتے - اسلئے بحکم قانون مذکور الصدر ہم اس سے معاف رکھے جانیکے مستحق ہین - اور آپ نیچری ہونے اور کہلانے کو موجب فخر سمجھتے ہین اسلئے آپ اس لفظ سے مخاطب ہونیکی بہت لائق ہین - اور اگر وہ تقریر جناب حسین نیچری ہونیکی تصحیح و تحسین ہی زبانی زبانی ہے اور دلمین برخلاف اسکے اس لفظ کی کراہت جمی ہوئی ہے تو ہم لفظ آپکی نسبت ہرگز نہ لکھینگے آپ اس امر سے ہمکو اطلاع دین اور جس لفظ سے آپ فرقہ کا مخاطب ہونا پسند خاطر ہو اُسے آگاہ کرین +

الراقم ابوسعید محمد حسین لاہوری

ہدایات بشارات آیات و اعلامات ہدایت سمات

(۱) ان قوانین اس آزادی مطلق و رہنمای برحق تعالے شانہ کی اعانت اور برٹیش گورنمنٹ (جسکے ظل حمایت مین ہر کس کو اپنے مذہب کی اشاعت مین آزادی ہے اور خاص کر جماعت موحدین متبعین سنت سید المرسلین کو خیر القرون کے بعد تمام پچھلے زمانون کی نسبت اس اشاعت کا عمدہ موقع ملا ہے) کی حمایت سے کئی اور رسائل توحید و اتباع سنت مطبوع ہوکر شائع ہو رہے ہین - انکی تفصیل و شرح استمقام مین دشوار ہے - لہذا مجمل بیان کیلئے بطور فہرست درج کیا جاتا ہے ناظرین ان رسائل کو مغتنمات وقت سے شمار کرین اور انکے خریداری مین حتی الوسع ہمت کو توجہ فرماوین -

نام رسالہ			نشان مکان جہان سے مل سکتا ہے			کیفیت
تحفہ اخبار چین			قریہ دان ضلع سہارنپور	۴۲	۲	اسمین اس امر کا خوب اثبات کیا ہے کہ جو اضداد کو دادو پہنچے ہین فقہ و ادراک و نحو و نجد علوم ہیئت کے مخالف ہین

رسالہ تقدیل ارکان	〃	ناشر کا پتہ کچھ نہیں	〃	〃	۸	۱۰	۰	
مجموعہ نور سنہ و قرۃ العین	محمد نور الہادی	مسائل نماز	فارسی نظم	لاہور کو چہ کندن گیراں مکان حافظ بہادر دین ٹھیکہ دار	صفحہ ۱۰	۱۰	۰	اسمین بموافق مذہب خالص محمدی کے (حسین زید و عمر کی تقلید کا دخل نہیں) مسائل نماز کا بیان ہے
مجموعہ مشتمل بر رسالہ سنہ رسالہ احمد بن ناصر دعا دے ابن تیمیہ	آغا خوجہ کاظم محمد کاظم حامدی ابن تیمیہ	〃	عربی و فارسی	〃	صفحہ ۱۸۷	۲۰	۱	اسمین استواء علی العرش وغیرہ صفات مین مذہب سلف کا بیان ہے
مجموعہ رسائل ستہ	فخر الحسن حنفی	مسائل متعددہ	اردو	〃	۴۰	۱۰۴	۰	اسمین پہلا رسالہ راقم فخر الحسن کی تالیف ہے جسمین بیسیوں مسئلون مین مکتوخالی کا بیان ہے
الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان	ابن تیمیہ	اتباع سنت	〃	〃	۱۴۲	۵ر	۱ر	یہ وہ رسالہ ہے جس کی جابجا شیخ الاسلام نے اپنی فتاوی مین نقل کی ہے۔
سبیکۃ النجار فی فوز مقاصد الکتاب الاستغفار	مولوی عبد الرحمان	کرامت اولیاء	عربی	لاہور بازار کشمیری در دکان شیخ محی الدین کتب فروش	۱۱۲	۸ر	۱ر	یہ کتاب سب لوگون کو لئی جو قرآن کے مقاصد پر اطلاع پانا چاہین موجود ہون خواہ وہی مسلمان فروشی ہے۔

(۲) کتاب **براہین احمدیہ** (جسکا اشتہار ضمیمہ نمبر چہارم مین درج ہو چکا ہے) کی اشاعت اور سلانوکھے کے مصارف طبع مین اعانت نہایت ضروری ہے۔ اہل ہمت کو چاہیگو اسکی قیمت جو فی نسخہ پانچو روپیہ ٹھہری ہے مین مصنف کتاب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے پاس بھیجدین اور کتاب کو جلد چھپائین

(۳) جن صاحبون نے قیمت رسائل تو عید معلوم کر لفظ ہادی دین خوانہ ہمائی اور باوجود کریسہ کر رتقاضا کے اسطرف توجہ نہین کی وہ اب خواہ مخواہ بیدرہون ہر اسے حق العباد کے فن نہ ہو۔ اور اگر یہی کا ارادہ نہو تو مجھ پر مطلع کرین تاکہ مین اس کشمکش تقاضا سے بازآؤن اور اپنے اوقات کو خواب بخشون۔ رہا انکا انکار معاملہ سو وہ جانین۔ دنیا مین ایسے بیگانے آتے ہی رہتے ہین

(۴) رسالہ شحنۃ السنۃ کیطرف بھی حضرات اہل ہند کو توجہ فرمانی چاہئین تو مضایقہ نہین۔ اور اگر ارادہ دگرگون ہو تو ہمو

Digitized by Khilafat Library Rabwah.